①

Day: ۲۸-۲-۴ Date: اتوار

نام: شاہ زیب خان منیر
LMS-ID: 30367
Batch: 344
مضمون: اسلامیات

22

سوال نمبر: 2
یوم جزا و سزا کے اسلامی تصور..؟

تعارف:-

یوم جزا اور سزا کو اسلام میں بہت اہمیت حاصل ہے۔ اس سے انسان کی زندگی پر بھی بہت گہرے اثرات مرتب ہوتے ہے۔ انسان کو دنیا میں رہنے اور جینے کا ڈھنگ آجاتا ہے۔ انسان کا کامل ایمان ہے کہ یہ دنیا عارضی ہے اور اس نے ابدی دنیا کے لیے تیاری کرنی ہے۔ یہ دنیا صرف امتحان ہے اور ہم مسافر ہے جو کہ قلیل وقت کے لیے ادھر ٹھہرے ہے۔ اور موت کا وقت مقرر ہے جس دن ادھر سے بلاوا آگیا، اس دنیا ہمیں جانا ہوگا۔

Scanned with CamScanner

Day: ______ Date. ______

یوم جزاء و سزا کا اسلامی تصور

معنی و مفہوم :-

آخرت کے معنی "بعد میں آنے والی" ہیں۔ ہماری عارضی زندگی کو قرآن میں الحیاۃ الدنیا کہا گیا ہے۔ یعنی کہ دنیا کی زندگی۔ یعنی پہلی یا ابتدائی زندگی جبکہ موت کے بعد والی زندگی کو عقبیٰ کہا گیا ہے عقبیٰ کے معنی "پیچھے آنے والی"۔

اسلام کا تصورِ آخرت

اسلام میں آخرت کا تصور واضح ہے کہ ایک دن یہ دنیا ختم ہو جائے گی اور مردوں کو اٹھایا جائے گا۔ پھر قیامت برپا ہوگی اور حساب کتاب شروع کیا جائے گا کہ تم نے دنیا میں کیا اعمال کمائے اور انہی اعمال کی بنیاد پر جنت اور دوزخ کا فیصلہ کیا جائے گا۔

* قرآن میں دلائل *

Scanned with CamScanner

Day: ____________ Date: ____________

۱۔ عارضی دنیا:۔

قرآن پاک میں بتایا گیا ہے کہ یہ دنیا عارضی ہے۔ ادھر دل لگانے کی بجائے آخرت کا خیال کیا جائے۔ اس لیے قرآن میں فرمایا:۔

ترجمہ:۔
"اے میری قوم! یہ دنیا کی زندگی چند روز کی ہے۔ ہمیشہ کی آخرت کی جگہ تو آخرت ہے"۔

(مومن، 39)

آخرت کی زندگی بہتر:۔

قرآن میں بتایا گیا کہ آخرت کی زندگی اس دنیا کی زندگی سے بہتر ہے۔ آخرت کے لیے انسان کو بھرپور تیاری کرنی چاہیئے بجائے اس کے کہ انسان غفلت میں زندگی جیتا رہے۔

وللآخرۃ خیر لک من الاولی

ترجمہ:۔ "اور یقیناً آخرت تیرے لیے اولی سے بہتر ہے"۔

(سورۃ الضحیٰ)

Scanned with CamScanner

Day: Date:

* حدیث میں دلائل *

۱۔ آخرت کی اہمیت :-

قرآن و حدیث میں دنیا سے زیادہ آخرت کو اہمیت دی گئی ہے جس کے لیے ہم سب کو ضروری ہے کہ آخرت کی زندگی کی تیاری کرنی چاہیے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آخرت کی زندگی کی قدر و منزلت بیان کرتے ہوئے فرمایا!

ترجمہ :-

"اللہ تعالیٰ کے نزدیک اگر دنیا کی اہمیت و قدر مچھر کے برابر بھی ہوتی تو کافر کو اس دنیا سے پانی کا ایک گھونٹ بھی میسر نہ آتا"۔

اعمالِ صالح :-

انسان کو نیک عمل کرنے چاہیئے تاکہ آخرت کی ٹکٹ آسانی سے میسر آ سکے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ انسان کو آخرت کی تیاری کرنی چاہیئے۔

Scanned with CamScanner

Day: Date:

جنت و جہنم :-

جو انسان عقیدہ آخرت
پر یقین رکھتا ہے اس کو یہ معلوم ہے
کہ انسان کو اس کے کیے گئے اعمال کی
بنیاد پر جنت یا جہنم حاصل ہوگی۔ جس
کے لیے اس کو دنیا میں اچھے اعمال
کرنے ہونگے تاکہ جنت حاصل کر سکے اور
بے شک جنت مومن کے لیے بہترین جگہ
ہے۔

ولکم فیھا ما تشتھی انفسکم ولکم فیھا ما تدعون

ترجمہ :- "اور تمہارے لیے جنت میں
وہ سب کچھ ہوگا جس کی تمہارے دل خواہش
کریں گے۔ اور تمہارے لیے اس میں وہ کچھ ہوگا
جس کی تمنا کرو گے۔"

(سورۃ حم السجدہ : 31)

اس لیے انسان کو چاہیے کہ وہ
جنت حاصل کرنے کے لیے اپنی دنیا دین
کے لیے واقف کر دے

Scanned with CamScanner

Date. ______

Day: ______

انسانی زندگی پر اثرات

عقیدہ آخرت کے انسانی زندگی پر انفرادی اثرات

1۔ زندگی کا مقصد:-

بے مقصد جینے کا انسان کو اس دنیا میں کوئی فائدہ نہیں۔ لیکن اسلام بہترین ضابطہ حیات ہے۔ انسان کی زندگی کا مقصد یہی ہونا چاہئیے کہ دنیا کو ابدی زندگی سمجھتے ہوئے نیک کام کرنے چاہئے اور برائی کو ختم کرنا چاہئے تاکہ جنت حاصل کر سکے۔

2۔ احساس ذمہ داری:-

انسان کو ذمہ داری کا احساس ہونا چاہئے کہ اُس نے اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بتائے ہوئے رستوں پر چلنا ہے۔

3۔ نیکی کی طرف مائل:-

انسان کو یہ معلوم ہوگا کہ یہ عارضی دنیا ہے تو وہ نیکی کے کام کرے گا اور برائی سے اجتناب۔

Scanned with CamScanner

Day: ______ Date: ______

عقیدہ آخرت کے اجتماعی زندگی پر اثرات

(i) تقویٰ اختیار کرنا:-

انسان کا جب عقیدہ آخرت پر یقین پختہ ہوگا تو وہ اپنی اجتماعی زندگی میں تقویٰ اختیار کرے گا اور نیکی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے گا۔

فلاح کے کاموں میں حصہ:-

انسان اللہ کے احکامات پر عمل کرتے ہوئے فلاح کے کاموں میں دلچسپی ظاہر کرے گا۔ اور دوسروں کی زندگی میں آسانیاں پیدا کرے گا۔

کردار سازی:-

عقیدہ آخرت انسان کی کردار سازی میں کردار ادا کرتی ہے اور اُس کے ~~اندر~~ اندر عاجزی کا عنصر اجاگر کرتی ہے۔

Scanned with CamScanner

Day: ______ Date: ______

حاصل کلام:

انسان کو چاہیے کہ
اسلامی تصورات کو ذہن میں رکھتے
ہوئے عقیدہ آخرت پر یقین رکھنا چاہیے
اور اس بات پر یقین کرنا چاہیے کہ
ہم ایک عارضی زندگی بسر کر رہے ہے
جبکہ ابدی زندگی تو بالکل مختلف ہوگی۔
اور جنت میں جا کر اپنی مرضی کی ہر
چیز حاصل کر لینگے

↔

Referred

9

Day: ____________ Date: ____________

سوال نمبر :- ۳

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں..؟

تعارف :-

اسلام میں زکوۃ اور صدقات
کا تصور بہت خوبصورت ہے اس سے
ایک انسان کا دوسرے انسان کے لیے درد
پیدا ہونا اور اُس کی ضروریات کا خیال ہونا
محبت کو اجاگر کرتا ہے۔ زکوۃ ادا کرنے
سے نا صرف مال پاک ہو جاتا ہے بلکہ
زندگی بھی رواں دواں رہتی ہے۔

زکوۃ کے لغوی معنی :-

زکوۃ کے لغوی معنی
"پاک کرنے، نمو پانے اور افزائش کرنے کے ہیں
دین کے مطابق زکوۃ سے مراد مقررہ حد سے
زیادہ مال رکھنے والوں سے طے شدہ شرح
سے مال وصول کر کے اسکو مقررہ مصارف
پر خرچ کرنا ہے۔

زکوۃ کے اصطلاحی معنی :-

زکوۃ سے مراد ہے

Day:
Date.

کہ دین اسلام کی مقررہ کردہ شرح کے مطابق وہ حصہ اپنے مال سے نکال کر ضرورت مند لوگوں پر خرچ کر کے اپنے مال کو پاک کرنے کو زکوۃ کہتے ہے۔

قرآن میں اہمیت

★ **زکوۃ کی ادائیگی:-**

زکوۃ کو ادا کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے:-

و اقیمو الصلوۃ واتو الزکوۃ وارکعوامع الرکعین.

ترجمہ:-

اور نماز قائم کرو اور زکوۃ دیا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کیا کرو۔

(البقرہ : 43)

★ **ضرورت مندوں کا حق:-**

زکوۃ تو ضرورت مند لوگوں کا حق ہے جس کے لیے اسلام میں فرمایا ہے:-

Day: Date:

ترجمہ :-

اور یہ لوگ جن کے مالوں میں حاجت مندوں اور ناداروں کے لیے سلام مقرر ہوں ہے۔"

(المعارج : 24-25)

حدیث میں اہمیت

1۔ زکوۃ کا حکم :-

حضرت جریر بن عبد اللہ کہتے ہے کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے نماز ادا کرنے ، زکوۃ دینے اور ہر مسلمان کا خیر خواہ رہنے پر بیعت کی ہے۔

2۔ زکوۃ بحیثیت فرض :-

زکوۃ کو فرض کی صورت میں ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

ترجمہ :-

جب تو نے اپنے مال کی زکوۃ ادا کردی تو تو نے اپنا فرض پورا کرلیا۔

(الحدیث)

Day: Date:

زکوۃ اور صدقات کا نظام

اسلام نے زکوۃ اور صدقات ادا کرتے ہوئے درج ذیل طریقہ کار کا بتایا ہے:

زکوۃ کی فرضیت :-

زکوۃ ہر عاقل اور بالغ پر فرض ہے:

1. جو مقررہ حد کے مال کا مالک ہو۔
2. اسی مال پر اسکو تصرف حاصل ہو یعنی اس مال پر پورا سال گزر گیا ہو۔
3. اسی مال میں بڑھنے کی صلاحیت ہو۔

زکوۃ کی شرح :-

زکوۃ کی شرح درج ذیل ہے۔

1. سونا اور چاندی :-

سونے پر 7½ تولے اور چاندی پر 52½ تولے کا نصاب ہے

2. روپیہ مال تجارت :-

روپیہ یا مال تجارت اگر 7½ تولے سونے یا 52½ تولے چاندی کے برابر ہے تو اس پر 2.5 فیصد زکوۃ ہے۔

Scanned with CamScanner

Day: Date:

3۔ سوائم:۔

چرنے والے وہ مویشی جو سال کا غالب حصہ چراگاہوں میں چرتے ہیں ان کا انصاب اس طرح ہے:۔

* اونٹ پانچ عدد
* بقر تیس عدد
* بھیڑ بکریاں چالیس عدد

زرعی پیداوار:۔

زرعی پیداوار پر زکوۃ کو عشر کہتے ہیں عشر کے معنی دسواں حصہ کے ہے۔ زمین، بارش یا قدرتی ندی نالے یا چشمے سے سیراب ہو تو اس پر عشر دس فیصد ہے جبکہ اگر کنویں یا ٹیوب ویل وغیرہ کسی مصنوعی ذریعے سے زمین سینچی گئی ہو تو شرح پانچ فیصد ہے گی

مصارف زکوۃ:۔

آٹھ مصارف زکوۃ ہے:۔

1۔ فقراء 2۔ مساکین 3۔ عاملین

4۔ مولفۃ القلوب 5۔ فی الرقاب 6۔ فی سبیل اللہ

7۔ غازمین 8۔ ابن السبیل

Scanned with CamScanner

Day: Date.

زکوۃ کے سماجی فوائد

1۔ دولت کا قلع قمع:۔

اگر دولت چند ہاتھوں میں رہ جائے گی تو امیر امیر تر ہو جائے گا جبکہ غریب غریب تر ہو جائے گا۔ اس لیے زکوۃ ادا کرنے سے دولت ایک ہاتھ میں رہنے کی بجائے گردش کرتی رہتی ہے۔

ترجمہ:۔

"تاکہ وہ تمہارے مالداروں کے درمیان ہی گردش نہ کرتا رہے۔"

(الحشر: 7)

2۔ سماجی تحفظ:۔

زکوۃ کی وجہ سے ریاست اس قابل ہوتی ہے کہ افرادِ معاشرہ کو سماجی تحفظ دے سکے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔

ترجمہ:۔

"اللہ نے ان پر زکوۃ فرض کی ہے کہ ان کے امرا سے لی جائے اور غربا میں تقسیم کر دی جائے۔"

(الحدیث)

Scanned with CamScanner

Day: Date:

زکوٰۃ کے اخلاقی فوائد

۱۔ احساس ذمہ داری :-

زکوٰۃ انسان کو احساس ذمہ داری کا احساس دلواتی ہے کہ انسان کو ایک مخصوص وقت پر اپنا فرض ادا کرنا ہے ورنہ وہ گناہ کا مرتکب ہو جائے گا۔

Rejected

(2) عاجزی و انکساری :-

زکوٰۃ انسان میں عاجزی و انکساری پیدا کر دیتی ہے۔ اس بات کا احساس انسان میں پیدا ہوتا ہے کہ اُس کو اپنے غریب بھائیوں کا بھی خیال کرنا ہے۔

زکوٰۃ کے روحانی فوائد

۱۔ تزکیہ نفس :-

زکوٰۃ ادا کرنے سے تزکیہ نفس ہو جاتا ہے قرآن میں ارشاد ہے

Scanned with CamScanner

Day:

Date:

ترجمہ :-

"اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے اموال میں سے صدقہ لیجیے جس کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں پاک کریں اور ان کا تزکیہ کریں"

(التوبہ : 103)

2 تزکیہ مال :-

زکوۃ ادا کرنے سے مال پاک ہو جاتا ہے اور انسان کے لیے وہی مال حلال بھی ہو جاتا ہے

حاصل کلام :-

زکوۃ اور صدقات کو اسلام میں بہت اہمیت حاصل ہے اور یہ اسلام کے بنیادی ارکان میں بھی شامل ہے۔ اس سے نہ صرف روحانی بلکہ اخلاقی اور سماجی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ اس لیے انسان کو اللہ کی رضا کے لیے زکوۃ ادا کرتے رہنا چاہیے

9

Scanned with CamScanner

Day: Date:

سوال نمبر:- 6

خطبہ حجۃ الوداع کی روشنی میں؟

تعارف:-

خطبہ حجۃ الوداع حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے 10 ہجری کو آخری حج ادا کرتے ہوئے دیا اور اس میں ہر رشتے اور انسان حقوق کو اجاگر کیا۔ اس میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کے درمیان رنگ اور نسل کی بنیاد پر فرق کرنے کو غلط قرار دیا گیا اور تقویٰ اختیار کرنے کو کہا گیا۔

اسلام میں انسانی حقوق:-

خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انسانی حقوق بیان کرتے ہوئے فرمایا:-

1. جان و مال کا تحفظ:-

اسلام میں انسان کو جان اور مال کا تحفظ فرمایا گیا ہے اور اس سے انسان کو اپنے حقوق کا اندازہ

Day: Date.

ہوگا اور اگر اس میں کوئی بھی اونچ نیچ ہوتی ہے تو وہ اپنا حق مانگ سکے گا۔

ترجمہ:- اے لوگو! تمہارا خون، تمہارا مال اور تمہاری عزت قیامت تک کے لیے تم پر اسی طرح حرام ہے۔ جس طرح آج کا یہ دن، یہ شہر اور یہ مہینہ تم پر قابلِ احترام ہے۔ بلاشبہ عنقریب تم اپنے رب سے جا ملو گے تو پھر وہ تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں باز پرس کرے گا۔

امانت کا خیال رکھنا:-

اسلام میں بھی انسان کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اعمال کا خیال کرتے ہوئے امانتوں کا خیال رکھا کرے اور کسی کی امانت میں خیانت نہ کیا کرے۔

ترجمہ:-

جس شخص کے پاس کسی کی کوئی امانت ہو، اس کو چاہیے کہ اس کی امانت ادا کرے، قرض ادا کیا جائے۔ عاریتاً لی ہوئی چیز واپس کی جائے، دودھ کے لیے ہدیہ کی ہوئی

Day: ______ Date: ______

اونٹنی سے دودھ سے استفادہ کے بعد واپس
کی جائے اور ضامن ضمانت کا ذمہ دار ہے۔

لوگوں کے استحصال کا خاتمہ:

حضور اکرم صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے استحصال کا خاتمہ کر دیا۔ اللہ
نے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سود کا
خاتمہ قرار دیا ہے اور اس کو حرام کیا گیا ہے۔
اس پہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے
آخری خطبہ میں ارشاد فرمایا ہے:

ترجمہ:

لوگو! میری بات اچھی طرح ذہن
نشین کر لو۔ میں جاہلیت کی ہر بات کو
اپنے قدموں تلے پامال کرتا ہوں۔ جو عہد
جاہلیت کے خون بہا ساقط ہیں اور جو
قصاص جاہلیت وصول طلب ہیں ان سے دستبردار
ہوتا ہوں۔ ہر سودی معاملہ کالعدم ہے۔
تمہیں اپنی اصل پونجی لینے کا حق ہے نہ تم
کسی پر ظلم کرو نہ تم پر کوئی ظلم کیا جائے۔

Scanned with CamScanner

Day: Date:

⭐ عورت کے حقوق ⭐

عورتوں کے حقوق بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بیان فرمائے ہے۔

عزت کی حفاظت :-

خطبہ حجۃ الوداع میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے عورتوں کو حقوق فراہم کیے اور تلقین کی کہ عورتوں کی عزت کی حفاظت کی جائے اور ان کو پامال نہ کیا جائے۔

ترجمہ :-

لوگو! تمہاری عورتوں پر تمہارا کچھ حق ہے اور عورتوں کا تم پر کچھ حق ہے۔ یہ کہ وہ تمہاری عزت کی حفاظت کریں۔

اچھا سلوک :-

حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اچھا سلوک کرنے کی بھی تلقین کی ہے۔ اور ان کو یہ بھی حق دیا ہے کہ ان کے کھانے پینے کا انتظام کیا جائے

Day: ________ Date: ________

ترجمہ :-

لوگو! ان کا حق ہے کہ تم انہیں
اچھی طرح کھلاؤ پلاؤ اور پہناؤ۔ عورتوں
سے اچھا سلوک کرو۔ ان کے بارے میں اللہ
سے ڈرتے رہو۔

حاصل کلام :-

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے حج کے مقام پر اپنے آخری خطبے میں
اعلان فرمایا ہے کہ انسانوں کو حقوق
حاصل ہے اور عورتوں کو بھی یہی حکم ہے
کہ اپنے حقوق حاصل کریں۔ اور مردوں کو
حکم دیا گیا ہے کہ وہ عورتوں کے حقوق
پورے کریں۔

Scanned with CamScanner

Day:

Date.

سوال نمبر:- 4

اسلام کا سیاسی نظام ریاست۔۔؟

تعارف:-

معاشرہ تب ہی نشوونما پاسکتا ہے جب اسلام کے بتائے ہوئے اصولوں پر عمل کرتا ہے۔ اس لیے معاشرے کی بہتری کے لیے اسلام کے سیاسی نظام ریاست کو نافذ العمل ہونا چاہیے تاکہ ملک ترقی کی راہ پر گامزن ہوسکے

اسلام کا سیاسی نظام

۱۔ اللہ کی حاکمیت:-

اللہ تعالیٰ حاکمیت انسانی نظام کا بنیادی اصول ہے۔ اس لیے اللہ نے قرآن میں فرمایا:-

اِنِ الحُکمُ اِلّا لِلّٰہ۔

ترجمہ:- "حکم صرف اللہ ہی کا ہے۔"

(الانعام:57)

Scanned with CamScanner

Day: Date:

خلافت کو فروغ:-

اسلام میں خلافت کو فروغ دیا گیا ہے۔ اس پے قرآن پاک میں ارشاد ہے:-

ترجمہ:- "اور جب تمہارے پروردگار نے فرشتوں سے کہا میں زمین میں اپنا نائب بھیجنے جا رہا ہوں۔

(البقرہ : 30)

خلافت کا ادارہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بعد وجود میں آیا۔

مشاورتی حکومت:-

باہمی مشاورت کا قرآن میں حکم دیا گیا ہے:-

ترجمہ:-

"اور جو اپنے پروردگار کا فرمان قبول کرتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور اپنے کام آپس کے مشورے سے کرتے ہیں اور جو مال ہم نے ان کو عطا فرمایا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

(الشوریٰ : 38)

Scanned with CamScanner

Instructions to Get Good Marks in Islamiat Paper

1-Try adding at least 2-3 Arabic version of ayah

2-Go for diversification of resources e.g. From Hadith, Quran, Books, Islamic Philosophers etc.

3- Add Surah name for the Relatable Question e.g. you can add name of Surah Ahzab and Nisa in women related question

4- The sermon of Prophet PBUH can be added in any of the question as a reference as it encompassing points of all aspects

5- Use the verdicts or incidents and case studies of Khilafat Era in Political Economic and Social system of Islam

6-Balance all parts, if the question has 2 or 3 parts give equal weitage

5- Add flowcharts or Graph where you can

7- Focus more the asked part than to write irrelevant material.... read question 2-3 times so that you cannot deviated

8- Write 10-11 headings for each question

9- Go for 7-8 sides answer

Good luck

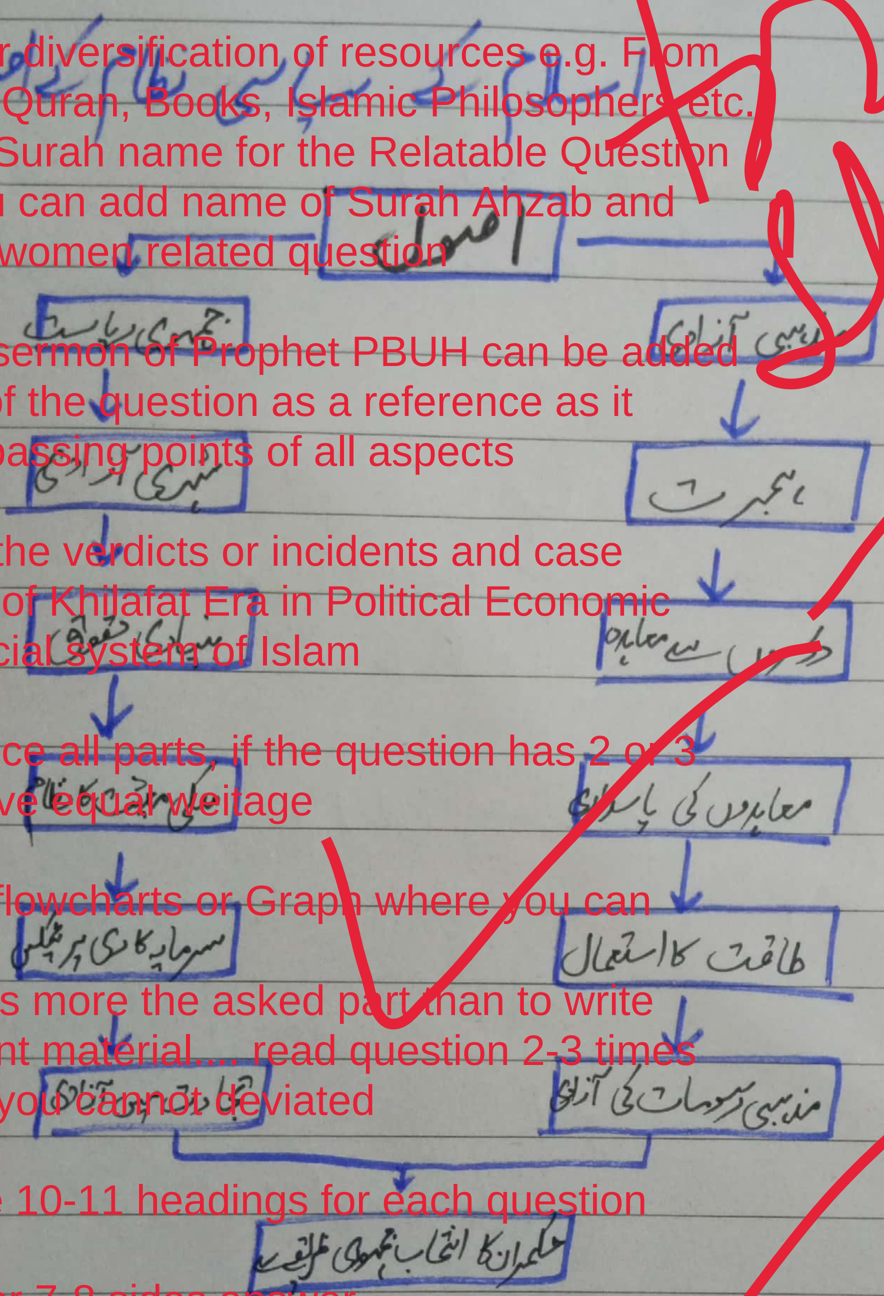

حاصل کلام:

اسلام کے بنیادی اصولوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر ان کی پاسداری کی جائے تو ملک ترقی کی راہ پر گامزن ہو جائے اور لوگوں کے مسائل بھی حل ہو جائے گے

Scanned with CamScanner